International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 *PISSN2709-3891*
(Volume.4, Issue.2 (2024)
(April-June)

وبائی امراض کاتدارک عصر حاضر میں : سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Hafiza Sadaf
Visiting Lecturer, KFUEIT, RYK
Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Coordinator, Department of Islamic Studies, University of Gujrat at-
hamid.farooq@uog.edu.pk
Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor of Islamic Studies, KFUEIT, RYK at-shahidhbeeb@gmail.com

Abstract

The main topic which I want to discuss is the Providence of pandemics (contagious disease) in the light of the acts of prophet Muhammad (PBUH) according to the teaching of Islam. The importance of this topic can be estimated by this that being well and healthy is the great blessing in this world. For this Islam contrived a complete way of life. My purpose is to describe the teachings of Muhammad (PBUH) in the research of religion (Islam), how can get save from several pandemics, foudroyant misfortunes, calamities and disasters of sky and earth. The main question of this research is that now a days when various worldwide pandemics come from, what steps are taken by many NGOs and companies for the Providence of pandemics.

Key Words: Pandemics, Diseases, Islam, Prophet Muhammad (PBUH) and Teachings of Islam

مقدمہ

میرا موضوع سخن وبائی امراض کاتدارک سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں' ہے۔اس موضوع کی ضرورت واہمیت کااندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صحت اور تندرستی اس دنیا کی سب سے اچھی نعمت ہے اس مقصد کے لیے اسلام نے مکمل ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے۔اس سے میرا مقصد تحقیق دین اسلام وبائی امراض اور ناگہانی مصائب وآلام سے محفوظ رہنے اور آفات سماوی وارضی سے حفاظت کے لیے نبوی تعلیم کے پہلو کو اجاگر کرنا۔اور اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ کہ اس وقت پوری دنیا میں مختلف قسم کی کئی وبائی امراض پیدا ہو رہی ہیں اور بہت سے این جی اوز اور بہت ساری کمپنیاں ان امراض کے تدارک کے لیے آخر کیا قدامات کر رہی ہیں۔

وبائی مرض اور حیات

دنیا میں کچھ بھی ایسا نہیں جسے ثبات حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں فرقت ہے تو دوسرے ہی لمحے غمگیں لمحے ہیں اور یہی تغیر و تبدل عالم ماکان ومایکون کی معرفت ہے جس میں نامساعدہ حالات، آفات سماویہ اور وبائی امراض ایک بڑا چیلنج ہیں۔

دنیا اپنے آغاز سے تاحال مختلف امراض کا شکار ہے اور تاقیامت یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہ امراض دنیا میں ہر بستی چیز (نباتات وحیوانات) کو متاثر کر تیں ہیں۔

یہ امراض بہت زیادہ اثر تین چیزوں پر چھوڑتی ہے۔

- ایک معاش
- دوسرا معاشرہ

- تیسرا سیاست

تاریخ دانی سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں طاعون کی بیماری نے دنیا کے بل نکال کے رکھ دیئے مثلاًاس بیماری نے اٹھویں صدی کے وسط میں مشرق ومغرب میں قوموں کی قومیں تباہ کرڈالیں۔

1918ءمیں ہسپانوی فلوایک عالمگیر وبائی مرض تھا جس نے دوسال تک اپنے وقت کی ایک چوتھائی آبادی کو متاثر کیا۔مرورایام کے ساتھ اسلام کا شاندار دوراپنے اصولوں وضوابط ایسے حالات کے لیے بہترین اور نمایاں قواعد پیش کرتاہے اور یہ ایسے لازوال قواعد ہیں جن پر انسان چل کر خود کو کیااپنی پوری قوم کو تحفظ فراہم کر سکتاہے اور یہ سب آنحضرت ﷺ کی یعنی عربی کی شان شان سے ہے کیونکہ آپ نے دنیا کے ہر شعبہ کو بڑے احسن انداز میں بیان کیاہے جس سے کسی انسان کوانکار نہیں حالیہ میں ہی انسان کروناوائرس جیسے ناسور مرض سے دوچار ہوا تھا جس نے معاشی،معاشرتی اور بالخصوص سیاسی احوال کو بے حد متاثر کیا۔

معاشرہ کو دیکھیں تو لاکھوں لوگ موت کی نظر ہوگئے اور لاتعداد قریب المرگ ہیں۔معاشی نظام دیکھیں تو اب تک انسان اپنی اصلی حالت پر قائم نہ ہو سکاسیاسی امور دیکھیں تو دربدر نظر آتے ہیں۔

ایسے میں ہر اعتبار سے جو انسان کو اس کی واپس صحیح حالت پر لاسکتی ہے وہ وبائی امراض کے متعلق اسلامی تعلیمات کے بیان کردہ اصول وضوابط اور احتیاطی تدابیر ہیں۔

بالیقین یہ سب اسلام کی حقانیت سے ہی ہے چونکہ آنحضرت ﷺ صدیاں پہلے ایسے حالات سے مشتبہ اور اس کی تشخیص کو واضح فرماگئے۔

سواسلامی تعلیمات کے اصول وضوابط اور بتائی گئی احتیاطی تدابیر کو اختیار کرکے مزید وبائی امراض کے اثر سے معاشرہ کو امن گہوارہ بنا سکتے۔

آیئے ذیل میں اسلامی تعلیمات کے پیش وبائی امراض کا جائزہ لیتے ہیں۔

وبائی امراض کا معنی ومفہوم

مرض کی تعریف

علامہ جرجانی "التعریفات" بیان کرتے ہیں کہ (المرض)ھومایعرض للبدن فیخرجہ عن الاعتدال الخاص۔

قرآن مجید میں لفظ قرآن کا استعمال

قرآن مجید میں مرض کا لفظ روحانی اور جسمانی دونوں کے لیے استعمال ہوتاہے۔

قرآن میں لفظ مرض بحیثیت روحانیت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا [1]

ترجمہ:ان کے دلوں میں بیماری ہے،پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھادیا

مفسرین کے نزدیک یہاں مرض سے مراد دلی مرض اور روحانی مرض ہے۔جسمانی مرض نہیں ہے۔

قرآن میں لفظ مرض بحیثیت جسمانیت

ارشاد ہوتاہے۔

---

[1] (البقرہ:2،10

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ[2]

ترجمہ: پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرلے

یہاں خود لفظ مریض اپنی وضاحت کر رہا ہے بالخصوص آگے لفظ سفر اس کی عین العین وضاحت ہے کہ یہاں مریض کے اصل مصدر مرض سے مراد جسمانی مراد ہے۔اور یہی مفسرین کے نزدیک ہے کہ یہاں مرض سے مراد انسان کی جسمانی بیماری۔

غرض۔مرض کا لفظ قرآن مجید میں ہر دو معنی (روحانی وجسمانی) میں استعمال ہوا ہے۔

وبائی امراض/متعدی امراض سے متعلق روایات

اسلامی تعلیمات کا طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ بیماری از خود کبھی بھی کسی دوسرے کی طرف ودیعت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے متعلق قرآن میں کوئی صراحت نہیں ہے مگر بعض اوقات بیماری خدا کے حکم سے دوسرے انسان/حیوان کی طرف منتقل ہو جاتی ہے جس سے پورا سماج متاثر ہو کر وبال جان بن جاتا ہے۔

چونکہ قرآن میں کچھ صراحت نہیں ملتی ہے کہ بیماریاں متعدی ہوتیں ہیں البتہ حدیث کا طالب اچھی طرح جانتا ہے کہ حدیث شریف میں بیماری کے متعدی وغیر متعدی ہر دو طرح سے روایات کا ثبوت ملتا ہے۔

متعدی امراض کے متعلق روایات

روایت ابوھریرہ

"لایُورِدُ مُمرِضٌ علی مُصِحٍّ"[3]

ترجمہ: یعنی بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لایا جائے

روایت ابوھریرہ

"وفِرَّ مِنَ المجذومِ فرارَکَ مِنَ الأسَدِ"[4]

ترجمہ: جزامی شخص سے ایسے بھاگتا رہ جیسے کہ شیر سے بھاگتا ہے

غیر متعدی امراض کے متعلق روایات

روایت حضرت عبداللہ بن مسعود

لاَ عَدْوَى وَلاَ صَفَرَ، خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ وَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا[5]

ترجمہ: کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ ہی ماہ صفر میں کوئی برائی ہے۔اللہ تعالی نے ہر جان کو پیدا کیا ہے اور پھر اس کی زندگی، رزق اور مصیبتوں کو لکھ دیا ہے۔

روایت ابوھریرہ

[2]) البقرہ:184،2

[3]) أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليّ البيهقي (384 – 458 هـ) ، السنن الكبير ، ج 14 ص 171 ، مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية (الدكتور / عبد السند حسن يمامة)

[4]) ایضا

[5]) محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) ، الجامع الكبير – سنن الترمذي ، ج 4 ص 18 ، دار الغرب الإسلامي – بيروت

"لاعدوی،ولاھامہ،ولاصفر"[6]

ترجمہ: بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں

متعدی وغیر متعدی امراض کے متعلق روایات میں تطبیق

احادیث میں اگر فرامین مصطفی موجود ہوں جو آپس میں ٹکراتے ہوں تو انہیں اصطلاحات کی زبان میں تعارض کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلا پہلے پہل آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبر پر نہ جاؤ۔ مگر دوسرے پہل فرمایا کہ قبور کی زیارت کرو کہ یہ انسان کو موت کی یاد دلاتی ہے۔ اب یہ بظاہر تو تعارض ہے لیکن حقیقتا یہ کچھ تعارض نہیں کیونکہ شان نبوی ﷺ کے منافی امر ہے بایں وجہ کہ پہلے پہل آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ اس وقت لوگ قبر کو پوجتے تھے جب یہ بدعت ضالہ جاری رہی تھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبور پر جایا کرو۔ اور اس پر بے شمار صحابہ کرام کے سوا خود آنحضرت ﷺ کا عمل احادیث سے ثابت ہے۔ اسی طرح متعدی وغیر متعدی امراض میں گرچہ بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقتا ان میں کچھ تعارض نہیں ہے۔

متعدی وغیر متعدی امراض کے متعلق علماء کا عملی تطبیق کا کردار

یاد رہے بیماری کا تعدی ہر گز نہیں البتہ خدا کا حکم لازمی امر ہے جس میں کچھ بھی عدول نہیں ہے کیونکہ خدا کے حکم سے ہی کچھ ایسے اسباب ہیں جو امراض کے تعدی ہونے کا سبب ہوتے ہیں۔

اگر ہم قرآن سے رہنمائی لیں تو ہم پر دو باتیں آشکار ہوتی ہیں

امراض کی تعدی معیشت الہی

اس سے مراد کہ کچھ امراض خدا کی طرف آزمائش کی سخت کڑی ہوتے ہیں۔ اللہ پاک قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [7]

ترجمہ: اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں جن پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

امراض کی تعدی بداعمالی

اس سے مراد کہ کچھ خدا کے بتائے ہوئے احکام سے عدول کی پاداش میں رونما ہوتی ہیں یعنی انسان اپنے اعمال کی وجہ سے خدا کے عذاب کے نزول کا خود سبب ہوتا ہے العیاذ باللہ کے۔

اللہ پاک قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ[8]

---

[6]) محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516هـ) ، شرح السنة ، ج 12 ص 168 ، المكتب الإسلامي – دمشق، بيروت

[7]) البقرہ:2، 158

[8]) الروم:30، 41

ترجمہ: بحر و بر میں فساد ان (گناہوں) کے باعث پھیل گیا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تاکہ (اللہ) انہیں بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھادے جو انہوں نے کئے ہیں، تاکہ وہ باز آجائیں۔

علامہ آلوسی

علامہ آلوسی اپنی کتاب تفسیر روح المعانی میں بیان کرتے ہیں

"ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ كالجدب والموتان وكثرة الحرق والغرق وإخفاق الصيادين والغاصة ومحق البركات من كل شيء وقلة المنافع في الجملة وكثرة المضارع"

یعنی اس آیت میں فساد سے مراد مہلک وبائی امراض، غیر معتدل آب و نار سے پیش آمدہ واقعات، برکت کا اٹھ جانا، قلت نفع اور زیادتی نقصاد ہے۔

علامہ خطابی

علامہ خطابی نے اپنی کتاب معالم السنن میں اس پر تفصیلا بحث کی جس کا خلاصہ پیش نظر ہے۔

امراض طبعا متعدی نہیں ہوتے و گرنہ عیادت کرنے والا شخص بھی بیماری کی زد میں آجائے (اور عیادت والی حدیث بے معنی ہو جائے) البتہ خدا تعالی کے حکم سے یہ بیماری متعدی ہو جاتی ہے۔ رہی وہ حدیث کہ جس میں منع کیا گیا کہ خارش زدہ اونٹ کو الگ رکھا جائے تو

- وہ اس معنی میں ہے کہ اگر اس کے ہوتے ہوئے دوسرا اونٹ بیمار ہو جائے تو انسان یہ نہ سمجھ لے کہ وہ کہیں یہ دوسرا بیمار ہونے والا اونٹ پہلے جانے والے خارش زدہ بیمار اونٹ کی وجہ سے ہو گیا۔
- اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اس وجہ سے الگ رکھنے کا حکم فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے حکم سے بیمار اونٹ کا اثر علاقے کی آب و ہوا پر متاثر نہ ہو[9]۔

مدعائے کلام

جہاں خدا کی معیشت کو بقاء ہے وہاں زیادہ تر انسان کا خدائی حکم عدول کرنا ہے کیونکہ یہ ممنوعات شرعیہ و مفاسدہ باطلہ کا ورود انسانوں کی نازیبا حرکتوں کی وجہ سے ہے مثلاً فحش، بے حیائی، زنا، شراب نوشی جیسے افعال ناقصہ خدا کے عذاب کا نزول بنتے ہیں جس کی اصل وجہ انسان خود ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ تعدی مرض کی وجہ خدا کے حکم سے ہے اور اسکی وجہ خدا کی معیشت اور انسان کی بداعمالیاں ہیں۔

وبائی امراض کے نزول کا تاریخی جائزہ

تاریخ گواہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک سے قبل بھی وقتاً فوقتاً امتوں پر مختلف نوع سے آفات ظاہریہ و باطنیہ کا ورود ہوتا رہا۔

اور آنحضرت ﷺ کا دور مبارک ہر لحاظ سے یعنی معاشی، معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے بہترین دور ہے۔

آپ کے دور مبارک میں بھی وبائی امراض کا نزول ہوتا رہا مثلاً طاعون جذام بیماری اس کا ذکر ہمیں روایات ہی میں ملتا ہے۔

البتہ عالم اسلام کو زیادہ پالا طاعون سے پڑا ہے دیکھے **علامہ ابن حجر** کی کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" جس میں مصنف نے ایک پوری فصل طاعون کی بیماری کے متعلق تحریر کی جس میں مصنف نے تفصیل سے اس بیماری کے ادوار اور اسباب و عوامل کا ذکر کیا ہے۔

ذیل میں چند کا ذکر پیش نظر ہے۔

آنحضرت کے مبارک دور میں شہر مدائن میں طاعون شیرویہ۔

---

[9]) محمد الصلابی ، محمد علی ، ڈاکٹر ، سیدنا عمر بن خطاب ، ص 391 ، پاکستان : الفرقان ٹرسٹ ، مظفر گھڑھ

حضرت فاروق اعظم (عمر بن خطاب) کے دور شام میں طاعون عمواس تقریباً25ہزار افراد جان جان آفریں کے سپرد کر گئے۔

- 50ھ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری جب کوفہ میں۔۔۔وہاں طاعوس اس پر دوبارہ آ گیا۔
- 66ھ میں مصر کے اندر طاعون کی وباء نمودار ہوئی۔
- 69ھ میں طاعون الجارف کا ورود۔
- 85ھ میں مروان کے بیٹے عبدالعزیز کے اخر دور میں طاعون بھر سے نمودار ہوا۔
- 87ھ میں فتیات اور اشراف قسم کا نمودار ہوا جس میں زیادہ تر خواتین ہلاک ہوئیں۔
- 100ھ میں عدی بن ارطاہ طاعون نمودار ہوا۔
- 105ھ میں پھر سے یہ طاعون نمودار ہوا۔
- 107 میں پھر اسی طاعون کا مرض پھیلا۔
- 127ھ میں غراب کا طاعون پھیلا۔
- 131ھ میں مسلم بن قتیبہ طاعون پھیلا۔
- 221ھ میں بصرہ شہر کے اندر طاعون نمودار ہوا۔
- 249ھ میں عراق میں طاعون پھیلا۔
- 301اور346ھ میں پھر سے عراق کے شہر میں طاعون کا مرض نمودار ہوا۔
- 406ھ میں بصرہ میں طاعون نمودار ہوا۔
- 423ھ میں طاعون کا مرض شدت سے ہندوستان میں پھیلا بے شمار تباہی مچائی۔
- 439ھ میں موصل، جزیرہ اور بغداد جیسے شہروں میں طاعون نے تباہی کی۔
- 452ھ میں مجاز اور یمن کے شہروں میں طاعون نمودار ہوا۔
- 455ھ میں آذر بائیجان، الاھواز، اوسط اور بصرہ میں طاعون نے ایسی تباہی مچائی کہ لا تعداد اموات ہوئیں اور ان کے دفن کے لیے گھڑے کھودنے پڑے اسی دور میں یہ طاعون یہاں سے ہوتا ہوا سمر قند اور بلخ پہنچا جس میں روز چھ ہزار اموات واقع ہوتیں اس کے بعد بخارا اور رباط میں یہ مرض شدت سے بڑھا جس میں زیادہ تر عورتیں ہلاک ہوئیں۔
- 455ھ میں مصر کے شہر میں پھر سے طاعون کا مرض پھیلا جس میں ہزاروں لوگ موت کی گھاٹ اتر جاتے۔
- 469ھ میں دمشق میں طاعون پھیلا جس میں50ہزار افراد وفات پا گئے۔
- 478ھ میں عراق کے شہر میں طاعون کا مرض پھیلا اور اس وقت کی تمام آباد اس کی زد میں تھی۔
- 576ھ میں بغداد میں پھر سے طاعون نمودار ہوا اور بے حد تباہی مچائی۔
- 633ھ میں مصر پھر سے طاعون کی لپیٹ میں آ یا کثیر تعداد میں لوگ جان سے جاتے رہے۔

- 749ھ میں طاعون اپنے عموم پر تھا حتی کہ مکہ مکرمہ بھی اس دور میں طاعون سے محفوظ نہ رہ سکا[10]۔

مدعائے کلام

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف نوع کی بیماریاں ظہور پزیر ہوتی رہیں وہ دور نبوی ہو، وہ دور فاروقی ہو، وہ دور اموی ہو، عباسی ہو، مملوکی ہو یا کہ ایوبی۔ یہ دور کوئی بھی ہو وبائی امراض (طاعون جیسی بیماری) سے نہ بچ سکا۔ ہر چیز اپنا اثر رکھتی ہے اچھی ہو یا بری۔ بیماری چونکہ متاثر کرتی ہے سو وبائی امراض نے بھی اسلامی تاریخ پر گہرے اثرات چھوڑے مگر ان تمام واقعات کی رونمائی میں اسلام زندہ آباد ہے جس نے ہر دور میں امت مصطفی ﷺ کی غمخواری کی۔

وبائی امراض کے ورود کے متعلق حکمت نبوی ﷺ

چونکہ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں بھی وبائی امراض کا ورود ہوا ایسے حالات واقعات میں آنحضرت ﷺ کی حکمت عملی ہمارے لیے سب سے بڑی مشعل راہ ہے جس کی روشنی میں ہم ان مہلک خیز بیماریوں سے خود بھی اور اپنی عوام کو بھی تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔

چنانچہ وبائی امراض کے ورود کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

إذا سمعتم به في أرض فلا تقدموا عليه، وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه[11]

ترجمہ: اگر تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔

دور موجود کے ماہرین طب اس بات پر سر تسلیم خم ہیں کہ اگر کسی علاقے میں وباء نمودار ہو جائے تو اس علاقے کو سیل کر کے وباء کو مزید پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي «أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ»[12]

آنحضرت کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ بے شک یہ خدائے لم یزل کی طرف سے عذاب ہے کہ اللہ تعالی جس پر چاہتا ہے اس پر اس کو بھیجتا ہے۔

---

10) ابن حجر عسقلانی ،بدل الماعون فی فضل الطاعون ، ص 361تا 370 دار لعاصمتہ ریاض،سن ندارد

11) بو محمد عبد المنعم بن عبد الرحيم المعروف «بابن الفرس الأندلسي» (المتوفى: 597 هـ)، أحكام القرآن، ج 1 ص 378 ، دار ابن حزم للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان

12) محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري ، ج 4 ص 175 ، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

اور بے شک اللہ تعالی نے اسے مومنین کے لیے رحمت بنادیا۔اب اگر کوئی شخص طاعون زدہ زمین میں صبر کے ساتھ اس شہر میں رکا رہے اور وہ یقین رکھے یہ مصیبت اللہ کی طرف سے لکھی ہوئی ہے۔اور پھر اسی حالت میں مر جائے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

احتیاطی تدابیر

احتیاطی تدابیر پر آنحضرت ﷺ کے فرمان یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اگر کسی علاقے میں بیماری آن پڑے تو احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہیے۔

- علاقہ سیل کر دیا جائے۔
- وہ علاقہ مرض کی زد میں ہو اس میں موجود شہر سے باہر نہ آئے۔
- یعنی وباء زدہ زمین سے راہ فرار اختیار نہ کرے کیونکہ ممکن دوسرے شہر کے لوگوں کی قوت مدافعت اس مرض سے لڑنے کی طاقت نہ رکھتی ہو اور اس لیے بھی کہ ایسے مرض میں مبتلا شخص کا پرسان حال کوئی نہ ہو گا۔
- باہر والا شخص اس وباء اس میں داخل نہ ہو۔
- *وباء کی زد میں لپیٹا شخص توکل علی اللہ رکھے کہ جس نے اسے اس مرض میں مبتلا کیا وہی زد اسے اس مرض سے نکالنے کی طاقت رکھتی ہے اور اگر وہ اسی مرض سے وفات پاجائے تو وہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہو جائے گا۔
- باہمی میل جول سے پرہیز کیا جائے۔
- خدا کی طرف رجوع کر کے اپنے بد اعمالیوں کی معافی مانگی جائے۔

ریاست مدینہ اولا ریاست حاضرں میں موازنہ ایک طرف ہم ریاست مدینہ کے حالات کا جائزہ لیتے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اس وقت کے معظم افراد نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کیا تو زیادہ جانی نقصان سے محفوظ رہے۔

اور ہم اگر آج اپنے حالات حاضرہ کورونا وائرس کا جائزہ لیں تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر کیا عمل کیا اور پھر کیا حاصل کیا۔

ہم نے بروقت ذرہ برابر بھی تعلیمات اسلامیہ پر عمل نہ کیا ابھی تک اسکا نقصان معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام کی صورت میں اٹھا رہے ہیں۔

علماء کرام اور سیاست دان

عجب کشمکش ہے ایک طرف علماء کرام ہیں تو دوسری جانب حکمران دونوں ایک بات پر متفق نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ ایک طبقہ آنحضرت ﷺ کے غیر متعدی امراض کے متعلق روایات پر عمل پیرا ہے اور وہ علماء ہیں اور یہ توکل علی اللہ کی داعی ہیں جبکہ دوسرا طبقہ آنحضرت ﷺ کی متعدی امراض کے متعلق روایات پر عمل پیرا ہے اور یہ حکمران لوگ ہیں۔

علماء کرام اور سیاست دان طبقہ راہ میں اعتدال

یقینا توکل علی اللہ ایک حقیقت ہے لیکن دوسری جانب تحفظ جان بھی تعلیمات اسلامیہ سے ہے۔ گرچہ امراض کا تعدی ہونا خدا کے حکم سے اور ہماری بد اعمالیوں کی وجہ سے ہیں۔

گو کہ ہمیں ایسے حالات میں احتیاطی تدابیر کے ساتھ خدا تعالی کی طرف رجوع کر کے اپنی بد اعمالیوں کی معافی مانگنی چاہیے کیونکہ یہ تدبیر بھی تعلیمات اسلامیہ سے ماخوذ ہے۔

یہ تعلیمات اسلامیہ کے منافی ہے کہ ہم توکل علی اللہ کو رکھے لیکن تحفظ جان کا کچھ خیال نہ کریں چنانچہ قرآن ناطق ہے۔

ولا تلقوا بأیدیکم إلی التھلکۃ[13]

ترجمہ: یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو

اور ایسے میں ریاست ذمہ دار بھی ہے کہ وہ انسان کی جان کا تحفظ ہر صورت میں ممکن حد تک فراہم کریں اور اس بات سے علماء کو کچھ انکار نہیں۔

روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أُمَّتِي أَحَدٌ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، لَمْ يَحْفَظْهُمْ بِمَا يَحْفَظُ بِهِ نَفْسَهُ وَأَهْلَهُ، إِلَّا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ»

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص کسی بھی معاملہ میں ولی مقرر کیا جائے اور وہ ا(ولی)پنی اور اپنے اہل خانہ کی طرح اپنی رعایا کی حفاظت نہ کرتا ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

علامہ فلاں نے اس پر بڑا تبصرہ فرمایا ہے۔

تبصرہ

مدعائے کلام

ایسے حالات میں توکل علی اللہ رجوع الی اللہ۔۔۔۔ از حد ضروری ہے فقط ایک طرفہ خیال کسی صورت بھی کارگر نہیں ہے اس معاملے میں حضرت عمر کا دور ہمارے لیے بڑا سبق آموز ہے۔

دور عمر اور وبائی مرض کا تدارک

حضرت عمر اپنے اصحاب کے ہمراہ شام کے راستے کی طرف گامزن تھے اتنے میں آپ کو خبر ملی کہ شام طاعون کی بیماری میں مبتلا ہے تو آپ نے اپنے اصحاب سے مشاورت کے بعد واپس مدینہ کی طرف رخ کیا۔

اب یہ حضرت عمر کی آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق بہترین حکمت عملی تھی کہ آپ مہلک زدہ شہر میں داخل نہ ہوئے بلکہ واپس مدینہ چلے گئے یوں اپنی اور دوسرے کئی صحابہ کی جان کا تحفظ فراہم کیا۔

قابل توجہ بات

جب حضرت عمر نے واپسی کی راہ لی تو تدبیر الہی کے عین مطابق تھا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ

ولا تلقوا بأیدیکم إلی التھلکۃ[14]

ترجمہ خود کو ہلاکت میں ڈالو۔

حضرت عمر کی اس شاندار تدبیر پر حضرت عبیدہ نے اعتراض کیا کہ اے عمر آپ تقدیر الہی سے کیوں بھاگتے ہیں؟ اب دیکھیے ایک ہی شخص تدبیر الہی کے مطابق احتیاط کر رہا ہے اور دوسرا شخص تدبیر الہی سے بھاگنے کی بات کر رہا ہے۔

تو ایسے حالات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاریخی جواب دیا جو ہمارے لیے رہتی دنیا تک کے لیے مشعل راہ ہے۔

---

[13] البقرۃ:2،195 (
[14] البقرۃ:2،195 (

"ہاں ہم تو اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگے ہیں"

اور پھر آپ نے حضرت عبیدہ کو مثال سے واضح کیا،

کہ تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا[15]۔

اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ چرواہے پر کچھ الزام نہیں البتہ یہ قابل تعریف ہے کہ اس نے جانوروں کو آرام دیا اور مزید اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ ایسے میں احتیاطی تدابیر پر محفوظ مقام کی تلاش ہے۔

نتیجہ بحث

فی الوقت پوری دنیا متعدی امراض /وبائی امراض میں مبتلا ہے۔ہزاروں لوگ موت کی نظر ہو چکے ہیں۔اور لاتعداد قریب المرگ ہیں۔اور کروڑہاں لوگ اس کی دہشت سے کاروبار زیست سے کنارہ کشی کیے ہوئے ہیں۔اس صورت حال میں یقینا ہمارے لیے پریشانی ہے لیکن اسلام کی بیان کردہ تعلیمات اور احتیاطی تدابیر ہماری پریشانی کا بہترین مداوا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات ہماری واضح طور سے رہنمائی کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے وہ فرامین جو وبائی امراض سے متعلق ہیں وہ ہماری موجودہ پریشان کن صورت حال کے لیے بہترین عملی نمونہ ہے اور موجودہ وبائی امراض کے سدباب کے لیے واضح ترین ایسی تدبیر ہے جس کے لائحہ عمل سے وبائی امراض کو پورے معاشرے میں کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

انہی اصولوں پر چل کر خلیفہ وقت حضرت عمر نے اپنے دور میں متعدی مرض سے امت مسلمہ کو نجات دلائی تھی۔اور یہی اصول آج ہمارے لیے ریاست کے لیے اور معاشرتی زندگی کے لیے ضابطہ اخلاق ہیں۔جس میں ہماری جان، مال اور کاروبار زندگی کے لیے حفاظتی سند ہے۔اور ان احتیاطی تدابیر کے ساتھ خصوصی طور سے اللہ تعالی کی طرف رجوع اور خوف خدا کا دامن نہیں چھوٹنا چاہیئے۔اور پھر بالیقین خدا ہمیں اس وبا سے نکال دے گا۔ان شاءاللہ العزیز

[15]) محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري ، ج 7 ص 130 ، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

مصادر و مراجع

أبو بكر أحمد بن الحسين بن عليّ البيهقي (384-458ھ)، السنن الكبير، ج14 ص171، مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية (الدكتور/ عبدالسند حسن يمامة)

محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ)، الجامع الكبير - سنن الترمذي، ج4 ص18، دار الغرب الإسلامي۔ بيروت

محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516ھ)، شرح السنة، ج12 ص168، المكتب الإسلامي۔ دمشق، بيروت

محمد الصلابي، محمد علی، ڈاکٹر، سیدنا عمر بن خطاب، ص391، پاکستان: الفرقان ٹرسٹ، مظفر گھڑھ

ابن حجر عسقلانی، بدل الماعون فی فضل الطاعون، ص361تا370 دار لعاصمۃ ریاض، سن ندارد

بو محمد عبد المنعم بن عبد الرحيم المعروف «بابن الفرس الأندلسي» (المتوفى: 597 ھ)، أحكام القرآن، ج1 ص378، دار ابن حزم للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت — لبنان

محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، ج4ص175، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، ج7ص130، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)